السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کو تقاطر بول کی پریشانی ہے۔ جب وہ استنجا وغیرہ کے لیے جاتا ہے تو اس سے فراغت کے فوراً بعد وہ نماز یا دیگر عبادت نہیں کرسکتا، کیوں کہ پیشاب کا قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہتا ہے، جس کی بنا پر اس کا وضو نہیں ہوسکتا۔ تقریبا ہر استنجا کے بعد اسے ایک گھنٹہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے وہ انڈرویر میں ٹیشو پیپر استعمال کرتا ہے تاکہ اس کا کپڑا ناپاک نہ ہو۔ جب وہ ایک گھنٹہ میں مطمئن ہوجاتا ہے کہ اب تقاطر بند ہوگیا، تو پھر وہ طہارت حاصل کرکے وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے۔

اب قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ اس بار حج بیت اللہ کے لیے جا رہا ہے۔ اور حالت احرام میں وہ انڈرویر نہیں پہن سکتا، اور اس کی بنا پر وہ طہارت کے لیے ٹشو بھی استعمال نہیں کرسکتا۔ وہ بہت پریشان ہے کہ کیا جائے؟ قطرہ ٹپکے گا، احرام ناپاک ہوگا، بدن پر گرا تو وہ بھی ناپاک ہوگا، اور احرام بھی کتنا تبدیل کیا جائے۔ کتنی بار بدن دھویا جائے۔ انڈرویر استعمال کرکے دَم کی ادائیگی بھی اس کے مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ شرعی معذور کی فہرست میں ہے۔

لہذا جواب طلب امر یہ ہے کہ کیا وہ ٹشو استعمال کرنے کے لیے انڈرویر کی جگہ ''لنگوٹ'' یا ''ڈائپر'' پہن سکتا ہے؟ گو یہ سلے ہوئے لباس کی فہرست میں نہیں ہے، تاہم عام حالت میں استعمال کیا جانے والا لباس میں اس کا شمار ہوتا ہے، جس کی ممانعت حالت احرام میں ہے۔ برائے کرم جلد از جلد مدلل و مفصل جواب عنایت فرمائیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بھی ایک بیماری ہے جسے سلسلۃ البول کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے، آپ شرعی طور پر معذور ہیں۔ اس بیماری کے مریض شخص کے بارے میں اہل فرماتے ہیں کہ اسے وضو کرلینے کے بعد ایک دفعہ اپنے کپڑوں پر پانی چھینٹے مار لینے چاہئیں اور اپنی عبادت نماز وغیرہ شروع کردینی چاہئے، اور دوران نماز گرنے والے قطروں کی طرف دھیان نہیں دینا چاہئے جیسے مستحاضہ عورت کرتی ہے۔ نبی کریم نے مستحاضہ عورت کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

(توضئ لوقت کل صلاة) (بخاری: 228)

تو ہر نماز کے لئے وضو کیا کر۔

لہذا آپ کو لنگوٹ یا ٹشوز کے حوالے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ وضو کرکے اپنے ارکان شروع کردیجئے گا اور اور نماز کے لئے وضو کرتے رہئے گا۔ ان شاء اللہ آپ کی تمام عبادات اللہ قبول کرنے والا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی